قرآنی بیان

شہادتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمہ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

21-June-2024

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے
21 جون، 2024ء (14 ذوالحجۃ الحرام، 1445ھ) کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

شہادتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. شہادتِ عثمانِ غنی ایک راز ہے
✿.. اے فِرشتو! یہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں
✿.. اُمّت کی ناکامی کا ایک سبب
✿.. مدفن میں فِرشتوں کا ہجُوم

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback : +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درود شریف کی فضیلت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَتَیْ صَلَاةٍ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُ مِائَتَیْ عَامٍ

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر جمعہ کے دن 2سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے 2سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔[1]

بروزِ جُمعہ پڑھے جو درود اور صَلَوات | نہ ہووے کیونکر اُسے نارِ دوزخی سے نجات
گر آرزوئے قبولِ دعا ہو اے لوگو! | بروزِ جمعہ پڑھو تم درود ہر اوقات[2]

وضاحت: جو جمعہ کے دن پیارے آقا، دو جہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام پڑھے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ضرور دوزخ کی آگ سے نجات پالے گا، اے لوگو! اگر دُعائیں قُبُول کروانا چاہتے ہو تو جمعہ کے دِن کثرت سے درود شریف پڑھا کرو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...القول البدیع، الباب الخامس، الصلاۃ علیہ فی یوم الجمعۃ ولیلتھا، صفحہ: 196۔

2 ...کافی کی نعت، صفحہ: 41ملتقطا۔

قَالَ اللہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ٘ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ۙ۝۲۳ (پارہ:21،الاحزاب:23)

صَدَقَ اللہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ترجَمہ کنزُالعِرفان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اس عہد کو سچا کر دکھایا جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی ابھی انتظار کر رہا ہے اور وہ بالکل نہ بدلے۔

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مختصر تعارُف

پیارے اسلامی بھائیو! ❁ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ صحابیٔ رسول ہیں ❁ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ ہیں ❁ سابِقِیْنِ اَوَّلِیْن (یعنی اِعلانِ نبوت کے بعد جلد ہی ایمان قُبُول کر لینے والوں) میں سے ہیں ❁ اِسلام قُبُول کرنے میں آپ کا چوتھا یا پانچواں نمبر ہے ❁ عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ (یعنی زبانِ مصطفےٰ سے خاص طَور پر جنّت کی خُوشخبری پانے والے 10 صحابہ) میں سے ہیں ❁ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے اپنی 2 شہزادیاں ایک ایک کر کے آپ کے نِکاح میں دِیں ❁ یہ وہ شرف ہے، جو اِس دُنیا میں آپ کے سِوا کسی نبی کے کسی اُمّتی کو نصیب نہ ہوا، اِسی لئے آپ کو ذُو النُّوْرَیْن (یعنی 2 نُور والے صحابی) کہا جاتا ہے۔[1]

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا | ہو مُبارک تُم کو ذُو النُّوْرَیْن جوڑا نُور کا[2]

---

1 ...نزہۃ القاری، جلد:1، صفحہ:544، خلاصۃً۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:246۔

۞مولائے کائنات، مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ سے حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کے مُتَعَلِّق سُوال ہوا تو فرمایا: عثمان وہ ہیں کہ انہیں فِرشتے ذُوالنُّوْرَیْن کہتے ہیں، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے دَامَاد ہیں، پیارے آقا، مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے انہیں جنَّت کی بَشَارَت دی۔[1]

نبی کے نور دو لے کر وہ ذُو النُّورَیْن کہلائے
انہیں حاصِل ہوئی یوں قربتِ محبوبِ رحمانی[2]

اسلام کے دوسرے خلیفہ، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی شَہادَت کے بعد مسلمانوں کی کَثْرتِ رائے سے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے، 12 سال تک آپ خلیفہ رہے، 18 ذو الحجہ 35 سن ہجری کو کئی دِن بُھوکے پیاسے رِہ کر نِہایت مَظْلُومیت کے ساتھ شہید کئے گئے۔[3]

شہادتِ عثمانِ غنی ایک راز ہے

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی شہادت تاریخِ اِسْلام کا ایک اَہَم تَرِین اور بہت ہی اَفْسوسناک سَانِحہ ہے ۞ یہ اَصْل میں قُدْرت کا ایک رَاز تھا، ایسا ہونا تھا اور ہو کر ہی رہا ۞ پچھلی آسمانی کتابوں میں بھی اس کا ذِکْر مَوْجُود تھا اور پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے بھی بہت مرتبہ اس بارے میں غیب کی خبر اِرْشاد فرمائی ۞ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی شَہادَت اِسْلام کی تاریخ میں وہ پہلا موقع تھا، جب

---

1 ...معرفۃ الصحابہ، رقم:3، معرفۃ عثمان بن عفان، معرفۃ انہ کام...الخ، جلد:1، صفحہ:83، حدیث:240۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:584۔
3 ...نزہۃ القاری، جلد:1، صفحہ:544و545 خلاصۃً۔

مسلمانوں کا اِتّحاد ٹوٹا ❁ ایک غَیر مُسلِم تھا، یہ اُس کی سازِش تھی، اِسی سازِش کے نتیجے میں مِصْر کے کچھ لوگوں نے بَغاوَت کی، حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کے گھر مُبارَک کا گھیراؤ کیا اور آپ 40 دِن وہاں قید رہنے کے بعد مَظْلُومیت کے ساتھ شہید ہوئے، آپ کی اِس شَہادَت میں ہمارے لئے بھی سیکھنے کے بہت سبق ہیں، ہم نے ابتدا میں پارہ: 21، سورۂ اَحْزاب کی 23 وِیں آیت سُننے کی سَعادت حاصِل کی، اس آیتِ کریمہ میں بھی آپ کی شَہادَت کا ذِکْر کیا گیا ہے، آیئے پہلے اس آیتِ کریمہ کو سمجھتے ہیں، پھر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی شَہادَت کا واقعہ اور اس سے ملنے والے سبق سیکھیں گے۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا (پارہ:21، الاحزاب:23)	تَرجَمہ کَنزُالعِرفَان : مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں، جنہوں نے سچّا کر دکھایا۔

کیا سچّا کر دِکھایا؟

مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ (پارہ:21، الاحزاب:23)	تَرجَمہ کَنزُالعِرفَان : اس عہد کو جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا۔

عُلَمائے تفسیر فرماتے ہیں: ❁ حضرت عثمانِ غنی ❁ حضرت طلحہ ❁ حضرت سَعْد بن زید ❁ حضرت امیرِ حمزہ ❁ حضرت مُصْعَب اور چند دِیگر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے اپنے آپ پر یہ عہد کیا تھا کہ ہم پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہمیشہ ثابِت قدم رہیں گے، یہاں تک کہ شہید کر دیئے جائیں۔ چنانچہ یہ اپنے اُس وعدے پر

آخری دَم تک قائم رہے،[1] اللہ پاک فرماتا ہے:

فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ (پارہ:21، الاحزاب:23)	**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** تو ان میں کوئی اپنی منّت پُوری کر چکا۔

یعنی حضرت امیرِ حمزہ اور حضرت مُصْعَب رَضِیَ اللّٰہ عنہم وہ ہیں، جو شہادت کا رُتبہ پا کر اپنی اس مَنّت کو پُورا کر چکے ہیں اور

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِيۡلًا ۝۲۳ (پارہ:21، الاحزاب:23)	**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور کوئی ابھی انتظار کر رہا ہے اور بالکل نہ بدلے۔

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ، حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ وہ ہیں، جو اِس رُتبۂ شَہادَت کے اِنتظار میں ہیں اور یہ سب صحابی وہ ہیں، جو اپنے وعدے سے بالکل بھی نہیں بدلے۔[2]

شَہادَتِ عثمان سے مُتَعَلّق غیب کی خبریں

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہ عنہ کی یہ شان بیان ہوئی کہ آپ شِدَّت کے ساتھ اپنی شَہادَت کا اِنتِظار کر رہے تھے۔

روایات میں آتا ہے: ایک دِن سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہ عنہم یہ چاروں حضراتِ عالی وقار، اُحد پہاڑ پر تھے، اچانک اُحد پہاڑ ہلنے لگا۔

(عُشّاق کہا کرتے ہیں، اُحد پہاڑ چونکہ حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم سے محبّت کرتا

1... تفسیر روح البیان، پارہ:21، سورۂ احزاب، زیرِ آیت:23، جلد:7، صفحہ:160۔

2... تفسیر روح البیان، پارہ:21، سورۂ احزاب، زیرِ آیت:23، جلد:7، صفحہ:161۔

ہے، اس لئے اُحد خوشی سے جھومنے لگا) اس پر دو جہاں کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے اُحد! رُک جا...!! تجھ پر ایک نبی، ایک صِدّیق اور 2 شہید ہیں۔ یہ سننا تھا کہ اُحد پہاڑ فوراً رُک گیا۔[1]

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا | رکھتی ہیں کتنا وقار اللہُ اکبر اَیڑیاں[2]

سُبْحٰنَ اللہ! مالِک و مختار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات دیکھئے کہ پہاڑوں پر حکم جاری ہے اور عِلْمِ غیب کی شان بھی دیکھئے کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ ابھی زِندہ ہیں، دُنیوی حیات کے ساتھ حُضور سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم کے ساتھ موجود ہیں، کئی سالوں بعد جا کر انہوں نے شہید ہونا تھا مگر غیب جاننے والے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم کو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عنہ بھی شہید ہوں گے اور عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ بھی شہید ہوں گے۔

صحابیٔ رسول حضرت اَبُو مُوسیٰ اَشْعری رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دِن میں رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مدینے کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھا، ایک شخص آیا، اس نے دروازے پر دستک دِی، سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِفْتَحْ لَهٗ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ اس کے لئے دروازہ کھول دو اور اُسے جنّت کی بشارت دو۔ فرماتے ہیں: میں نے دروازہ کھولا تو یہ حضرت ابو بکر صدِّیق رَضِیَ اللہُ عنہ تھے، میں نے اُنہیں جنّت کی خوشخبری سُنادی۔ انہوں نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا۔ کچھ دَیْر کے بعد پھر دروازے پر دستک ہوئی، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پھر

---

1 ...بُخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم، صفحہ: 932، حدیث: 3675۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 87۔

فرمایا: اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ دروازہ کھول دو اور اسے (یعنی آنے والے کو) جنّت کی خوشخبری سُنا دو! حضرت اَبُو مُوسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دروازہ کھولا، یہ آنے والے حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ تھے، میں نے اُنہیں بھی جنّت کی خُوشخبری سُنائی، اُنہوں نے بھی اللہ پاک کا شکر ادا کیا (اور بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو گئے)۔ کچھ دَیر کے بعد تیسری مرتبہ پھر دروازے پر دستک ہوئی، اس بار غیب کی باتیں جاننے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِيْبُهٗ یعنی دروازہ کھول دو اور آنے والے کو بتا دو کہ ایک مصیبت جو انہیں پہنچے گی، اس کے بعد یہ جنّتی ہیں۔

حضرت اَبُو مُوسیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دروازہ کھولا تو سامنے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ تھے، میں نے انہیں جنّت کی خُوشخبری سُنائی اور یہ بھی بتایا کہ عنقریب انہیں ایک اِمتحان دَرپیش ہو گا، حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ عنہ نے جنّت کی خُوشخبری ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور کہا: اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ اللہ مدد گار ہے (یعنی مجھے جو مصیبت پہنچے گی، اللہ پاک کی مدد سے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! میں اس میں کامیاب ہو جاؤں گا)۔ [1]

اس حدیثِ پاک میں بھی دیکھئے! پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبر دِی اور بتایا کہ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ ایک امتحان سے گُزریں گے، پھر اس امتحان میں کامیاب بھی ہوں گے اور اُس کے بعد جنّت میں پہنچ جائیں گے۔ سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے میرے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عِلْمِ غیب...!! اسی لئے تو ہم کہتے ہیں:

جو ہو چکا ہے جو ہو گا حُضور جانتے ہیں	تیری عَطا سے خُدایا حُضور جانتے ہیں
وہی ہیں پیکرِ شَرم و حَیا و ذُو النُّورَین	مقام اُن کی حَیا کا حُضور جانتے ہیں

---

1 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب رَضِیَ اللہُ عنہ، صفحہ: 936، حدیث: 3693۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ 2 حدیثیں ہم نے سُنیں، ان دونوں حدیثوں میں حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کو شہادت کی خُوشخبری سُنائی گئی، یہ بتا دیا گیا کہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کو طبعی موت نہیں آئے گی بلکہ آپ دِین کی خِدمت کرتے ہوئے، شہادت کا رُتبہ پائیں گے۔ **فقیہِ مِلّت مفتی جلال الدین امجدی** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **فرماتے ہیں:** حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ خُوب جانتے تھے کہ نَدِی کا بہتا ہوا پانی رُک سکتا ہے، پہاڑ اپنی جگہ سے ہَٹ سکتا ہے مگر اللہ پاک کے مَحْبُوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کا فرمان کبھی ٹَل نہیں سکتا، اِس لئے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کو پُورا یقین تھا کہ حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرما دیا ہے تو اب لازِمی مجھے شہادَت کا رُتبہ مِل کر رہے گا، اِس لئے آپ سارِی زِندگی شِدّت کے ساتھ اپنی شہادَت کا انتظار کرتے رہے۔ (1)

اللہ پاک سے مُلاقات کا شوق رکھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ہمارے لئے سبق ہے کہ جس طرح حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ اللہ پاک کے حُضُور حاضِری کے لئے بے تاب رہے ہیں، ہمیں بھی اپنے رَبِّ کریم کی مُلاقات کو مَحْبُوب رکھنا چاہئے۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: **مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ** جو اللہ پاک سے مُلاقات کا شَوق رکھتا ہے، اللہ پاک اُس سے مُلاقات کو پسند فرماتا ہے۔ (2) **مُفَسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک میں اللہ پاک کی مُلاقات سے مراد مَوت ہے کیونکہ موت ہی اللہ پاک سے مُلاقات کا ذریعہ ہے مگر اللہ پاک سے مُلاقات کو پسند کرنے کا یہ معنیٰ نہیں ہے کہ

---

1 ...خطباتِ محرم، صفحہ:154۔

2 ...بُخاری، کتاب الرقاق، باب من احب لقاء اللہ...الخ، صفحہ:1598، حدیث:6507۔

بندہ موت کی آرزو کرے، مرنے کی دُعائیں کرے، یہ تو منع ہے، **اللہ پاک سے مُلاقات کو پسند کرنے کا معنیٰ یہ ہے** کہ بندہ دُنیا میں دِل نہ لگائے، آخرت کی تیاری کرے، ہر وقت اللہ پاک کی رِضا والے کاموں میں مَصرُوف ہو، ایسے بندے کو اللہ پاک پسند فرماتا ہے، اس کی زِندگی بھی اللہ پاک کو پیاری ہے اور اس کی مَوت بھی اللہ پاک کو پیاری ہے۔(1)

اے فِرشتو! یہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں

حضرت ابراہیم بن شَیْبَان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دِن ہو گا، سب اگلے پچھلے رَبِّ قادِر وقیُّوم کے حُضُور حاضِر ہوں گے، اُس وقت فِرشتے مسلمانوں کے ایک گَروہ کے پاس آئیں گے، اِرْشاد فرمائیں گے: اے اللہ پاک کے دوستو! چلو ہمارے ساتھ۔ وہ اَوْلِیاءُ اللہ پوچھیں گے: کہاں جانا ہے؟ فِرشتے فرمائیں گے: اس جنّت کی طرف جس کی چوڑائی زمین و آسمان کے برابر ہے، تمہارے لئے بنائی گئی ہے۔ وہ اَوْلِیاءُ اللہ عرض کریں گے: ہم نے زِندگی جنّت کی طلب میں تو نہیں گزاری، جب وہ یہ کہیں گے تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: مَلَائِکَتِیْ اے میرے فرشتو! اُتْرُكُوْهُمْ انہیں چھوڑ دو...!! فَاِنَّهُمْ لَا يَرْضِيهِمْ غَيْرَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِي بیشک یہ میرے دِیدار کے سِوا کسی چیز سے راضِی نہیں ہوں گے۔(2)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اُن لوگوں کی شان جنہوں نے زِندگی گُزاری تو اللہ پاک سے مُلاقات کے لئے تڑپتے ہوئے گزاری، رَبِّ رحمٰن کی محبّت میں زِندگی گُزاری، اُس کے دِیدار کا شوق رکھ کر نیکیاں کرتے رہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی اِن میں سے بنائے! کاش!

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:437 بتغیر قلیل۔

2 ...علم القلوب، باب حکم النیۃ فی الاعمال، الایۃ الاولیٰ، صفحہ:166۔

ہمیں آخِرت کی فِکْر، اللہ پاک سے مُلاقات اور اس کے دِیدار کا شَوق نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

بار گاہِ اِلٰہی میں حاضِری کے لئے تیار رہئے!

ایک مرتبہ سیدی اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ کی خِدْمت میں سُوال ہوا: (مؤمن کی شان یہ ہے کہ) مَوت کے لئے خُوشی سے تیار رہے، جو گنہگار ہے وہ آخر کیسے خُوشی سے مَوت کے لئے تیار رہ سکتا ہے (اسے تو خَوف رہے گا کہ آہ! کہیں موت نہ آجائے، کہیں گُناہوں پر میری پکڑ نہ ہو جائے)؟

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نے اس کا بڑا پیارا جواب دیا، فرمایا: اس بندے کو چاہئے کہ گُناہ چھوڑے، توبہ کرے اور خُوشی سے مَوت کے لئے تیار رہے۔[1]

اُمّت کی ناکامی کا ایک سبب

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں یہ کرنا چاہئے، گُناہ چھوڑیں، سچّی پکّی توبہ کریں، نیک کام کریں، پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِری کے لئے ہر وقت خوشی سے تیار رہیں۔

ایک پتے کی بات عرض کروں؛ آج اُمّتِ مسلمہ مجموعی طَور پر تَنَزُّلی کا شِکار ہے، بہت جگہوں پر مسلمان ظُلْم سہہ رہے ہیں، اس سب کا ایک سبب موت سے نفرت بھی ہے، **حدیثِ پاک** میں ہے: عنقریب قومیں تم پر ایسے جَھپٹَیں گی، جیسے کھانے والے برتن پر جھپٹتے ہیں، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے پوچھا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! کیا ہم اس وقت کم ہوں گے؟ فرمایا: نہیں، اس وقت تمہاری تعداد بہت زیادہ ہو گی مگر اس وقت

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 379۔

2 بُرائیاں ہوں گی: (1): دُنیا کی محبّت (2): مَوت سے نفرت۔[1]

اللہ! اللہ! آج مسلمان اَرَبوں کی تعداد میں ہیں مگر تَنَزُّلی ہے، مَظْلُومیت ہے، اس کا سبب کیا ہے؟ ہمارے دِلوں میں دُنیا کی محبّت بڑھ گئی، آخرت کا شَوق کم ہو گیا۔ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کا صدقہ اللہ پاک ہمیں آخرت کا شَوق نصیب فرمائے، کاش! ہمیں اللہ پاک کی محبّت نصیب ہو جائے، اُسی محبّت میں جئیں، اُسی محبّت میں دُنیا سے چلے جائیں۔

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی! | نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی![2]

رازدارِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے اپنی ظاہِری زندگی مُبارَک میں سب سے آخری نصیحت جسے فرمائی، وہ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں۔ **روایات میں ہے:** رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں جب مرض حاضِر تھا، آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کو بُلایا، آپ حاضِر ہوئے، فرمایا: عثمان! میرے قریب ہو جاؤ! آپ قریب ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے سَرِ مُبارَک ان کی طرف جُھکا دیا، پھر راز داری سے کچھ نصیحت کی اور فرمایا: اَفَهِمْتَ مَا قُلْتُ لَكَ؟ کیا تم سمجھ گئے جو میں نے کہا؟ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں! یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم (میں سمجھ گیا ہوں)۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ انہیں راز داری سے کچھ فرمایا، پھر پوچھا: کیا تم سمجھ گئے؟ عرض کیا: جی ہاں! یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! پھر آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم

---

1 ...ابوداوٗد، کتاب الملاحم، باب فی تداعی الامم علٰی اھل الاسلام، صفحہ:675، حدیث:4297۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔

نے تیسری بار بھی یُونہی نصیحت فرمائی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک راز تھا جو رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کو بتایا تھا، آپ ایسے پکّے راز دار تھے کہ آپ نے کبھی اس راز سے پردہ نہ اُٹھایا۔

واقعۂ شہادت

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِلافت کا آخری سال تھا، کچھ مُنَافقوں نے آپ کے خِلاف سازِش رَچائی، نتیجۃً مصر کے لوگوں نے آپ کے خِلاف بغاوت کر دی اور مدینۂ پاک آکر آپ کے گھر مُبارَک کا گھیر اؤ کر لیا۔ اب حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ اندر ہیں، آپ کو باہَر بھی نہیں نکلنے دیا جا رہا، باہَر سے کھانے پینے کا کوئی سامان اندر نہیں جانے دیا جا رہا، کئی دِن آپ نے اِسی طرح گُزار دیئے! آپ کے چاہنے والوں کی طرف سے بار بار عرض کیا جاتا رہا کہ عالی جاہ! حکم دیجئے! ہم اِن باغیوں کو کچھ ہی دَیر میں یہاں سے ہٹا دیں گے مگر آپ کا ایک ہی جواب تھا: پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور میں اِس پر صبر کرتا رہوں گا۔[2]

خُون ریزی منظور نہ فرمائی

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کے بے مثال صبر پر قُربان...!! جامِ شہادت تو پی لیا مگر مدینہ منورہ میں مسلمانوں کا خُون بہنا پسند نہ فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مکانِ عالیشان کا

---

1 ...مسند امام احمد، مسند عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا، جلد:10، صفحہ:624، حدیث:27023 خلاصۃً۔

2 ...ریاض النضرۃ، جز:3، الباب الثالث، الفصل الحادی عشر، ذکر عرض علی وغیرہ...الخ، صفحہ:60و61 خلاصۃً۔

مُحاصَرہ ہوا اور پانی بند کر دیا گیا ❁ جاں نثاروں نے دَولت خانے پر حاضِر ہو کر بَلوائیوں سے مُقابلے کی اِجازت چاہی مگر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اِجازت دینے سے اِنکار فرما دیا اور ❁ جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے غُلام ہتھیاروں سے لَیس ہو کر اِجازت کے لئے حاضِر ہوئے تو فرمایا: اگر تم لوگ میری خُوشی چاہتے ہو تو ہتھیار کھول دو اور سُنو! تم میں سے جو بھی غلام ہتھیار کھول دے گا میں نے اُس کو آزاد کیا۔ اللہ پاک کی قسم! خُون بہانے سے پہلے میرا شہید ہو جانا مجھے زیادہ محبوب ہے۔ میری شہادت لکھ دی گئی ہے اور رسولِ ذِیشان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے مجھے اِس کی خوشخبری دے دی ہے۔ حضرت عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے غُلاموں سے فرمایا: اگر تم نے جنگ کی پھر بھی میری شہادت ہو کر رہے گی۔ (1)

جو دِل کو ضِیا دے جو مُقدّر کو جِلا دے	وہ جَلوۂ دِیدار ہے عثمانِ غنی کا (2)

وضاحت: حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ وہ بلند رُتبہ ہستی ہیں، جن کے دیدار کی برکت سے دِل روشن ہوتے اور قسمت چمک جاتی ہے۔

عثمانِ غنی کی ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام سے مُشابہت

پیارے اسلامی بھائیو! اس مقام پر حُضُور داتا گنج بخش علی ہُجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بڑا علمی نکتہ بیان فرمایا ہے، لکھتے ہیں: اِس مُحاصَرے کے دوران ایک مرتبہ حضرت امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس تشریف لائے، عرض کیا: اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! اجازت دیجئے! ہم ان باغیوں کو اِن کے اَنْجام تک پہنچادیں۔ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اے بھتیجے! گھر جایئے! آرام کیجئے! یہاں تک کہ تقدیر کا لکھا غالِب

---

1 ...تحفہ اثنا عشرۃ، مطاعن عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ، طعن دہم، صفحہ:327۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:81۔

آجائے، لَاحَاجَةَ لَنَا فِی اِھْرَاقِ الدِّمَاءِ ہمیں خُون بہانے کی حاجت نہیں ہے۔

دَاتا حُضُور یہ روایت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ پاک کا یہ والا پہلو کہ باغی گھیراؤ کئے ہوئے ہیں، آپ سے مدد کی اِجازت چاہی جاتی ہے، عرض کیا جاتا ہے: اجازت دیجئے! ہم اِن باغیوں کو اَنْجام تک پہنچا دیں گے، آپ پِھر بھی کوئی اِقْدام نہیں کرتے، تقدیر پر راضی رہتے ہیں، آپ کی سیرتِ پاک کا یہ پہلو وہ ہے جو اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام سے کمال مُشابہت رکھتا ہے، وہ وقت بھی تھا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کو آگ میں ڈالا جا رہا تھا، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام حاضِر ہوتے ہیں، عرض کرتے ہیں: اے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام! کوئی حاجَت ہو تو فرمایئے! فرمایا: حاجَت تو ہے تم سے نہیں ہے، عرض کیا: جس سے حاجَت ہے اُسی سے عرض کیجئے! فرمایا: اللہ پاک جانتا ہے، میرے مانگنے کی حاجَت نہیں ہے۔

دَاتا حُضُور فرماتے ہیں: وہ حضرت اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلام تھے جو تسلیم و رضا کے اتنے بلند مقام پر پہنچے ہوئے تھے، جبریل عَلَیْہِ السَّلام مدد کے لئے حاضِر ہوتے ہیں، آپ مدد نہیں لیتے، اللہ پاک کی لکھی ہوئی تقدیر پر راضِی رہتے ہیں، اِدھر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں، مُشکل ہے، پریشانی ہے، امتحان ہے، حضرت مولیٰ علی، امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہما مدد کے لئے آتے ہیں مگر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ ان کی مدد نہیں لیتے بلکہ اللہ پاک کی لکھی ہوئی تقدیر پر راضِی رہ رہے ہیں۔[1] حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی یہی وہ عظیم شان ہے جس کو بیان کرتے ہوئے اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّا نُشَبِّہُ عُثْمَانَ بِاَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ بے شک ہم عثمان کو اپنے والِد ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے

---

1 ...کشف المحجوب، صفحہ: 86و87 خلاصۃً۔

مُشابہہ سمجھتے ہیں۔[1]

یعنی حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرت میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی جھلک موجود ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ! یہ کتنی بڑی شان ہے...!!

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا | محبوبِ خُدا یار ہے عثمانِ غنی کا
جس آئینہ میں نورِ الٰہی نظر آئے | وہ آئینہ رخسار ہے عثمانِ غنی کا[2]

وضاحت: حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ اللہ پاک سے بے پناہ محبّت کرنے والے، محبوبِ خُدا، احمدِ مجتبٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دوست اور صحابی ہیں، آپ کا چہرۂ مبارک ایسا روشن ہے کہ اس میں نُورِ الٰہی کی چمک رہتی ہے۔

عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کے تین خاص اَوْصاف

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مشائخِ طریقت یعنی بڑے بڑے اَوْلیائے کِرام نے (1): ہدیۂ مال و جان (یعنی اللہ پاک کے نام پر جان قربان کرنا) (2): تسلیمِ اُمُور (یعنی اللہ پاک کی لکھی ہوئی تقدیر پر راضی ہو جانا) اور (3): اِخلاص (یعنی ہمیشہ رَبّ کی رضا کا طلب گار رہنا)، یہ 3 خاص اَوْصاف حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ سے سیکھی ہیں۔[3]

جس طرح آپ نے اللہ پاک کی راہ میں، دِین کی خِدمت کے لئے، محبوبِ ذِیشان صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم سے کِیا ہوا وعدہ نِبھانے کے لئے صبر کیا ہے، جس کمال اِستِقامت کے ساتھ تقدیر پر راضی رہے رہیں، یہ آپ ہی کی خصوصی شان ہے۔

1...مسند الفردوس، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:152۔
2...ذوقِ نعت، صفحہ:80و81 ملتقطًا۔
3...کشف المحجوب، صفحہ:87 بتغیر قلیل۔

اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہئے!

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہمارے لئے سبق ہے، دیکھئے! کتنا مشکل مرحلہ تھا ❁ 40 دِن حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ نے مُحاصَرے میں گزارے ❁ بُھوک پیاس برداشت فرمائی ❁ اس دوران بھی آپ روزے رکھتے رہے ❁ نہایت اِطمینان کے ساتھ قرآنِ کریم کی تِلاوت کرتے رہے ❁ اِنتہائی مشکلات اُٹھانے کے باوُجُود خُون بہانے پر راضی نہ ہوئے بلکہ اللہ پاک کی رِضا میں راضی اور صابِر رہے۔

کاش! ہمیں بھی یہ جذبہ نصیب ہو جائے، اَفسوس! ❁ ہمارے ہاں شور بہت مچایا جاتا ہے ❁ بے صبری بہت کی جاتی ہے ❁ مَعَاذَ اللہ! اللہ پاک سے شکوے کئے جاتے ہیں (اَسْتَغْفِرُ اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ!)، ہماری مشکلات کیا ہیں؟ ❁ ایک وقت کا کھانا نہ مِلے، ہم بے صبرے ہو جاتے ہیں ❁ نوکری چُھوٹ جائے ❁ کام بند ہو جائے ❁ چند دِن آمدن بالکل ختم نہیں بَس تھوڑی کم ہی ہو جائے، ہم بے صبرے ہو جاتے ہیں ❁ ذرا سَر میں دَرْد ہو جائے، ہائے ہُو شروع ہو جاتی ہے ❁ کوئی بیماری آجائے، ناشکری کرنے لگ جاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے، کاش! ہمیں تَسْلِیم و رضا کی دولت نصیب ہو جائے، ہر وقت، ہر لمحہ اللہ پاک کی رِضا میں راضِی رہنے والے بن جائیں۔

گو یہ بندہ نکما ہے بیکار، اس سے لے فضل سے رَبِّ غَفَّار
کام وہ جس میں تیری رِضا ہے، یاخدا! تجھ سے میری دُعا ہے
میری بَک بَک کی عادَت مِٹا دے اور آنکھیں حیا سے جُھکا دے
صدقہ عثمان کا جو باحیا ہے، یاخدا! تجھ سے میری دُعا ہے [1]

1 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ: 138و139 ملتقطاً۔

عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ پر کرم

حضرت عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ جن دِنوں باغیوں نے حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ عنہ کے مکانِ عالیشان کا مُحاصَرہ کیا ہوا تھا، اُن کے گھر میں پانی کی ایک بُوند تک نہیں جانے دی جارہی تھی اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ پیاس کی شِدّت سے بے قرار رہتے تھے۔ میں ملاقات کے لیے حاضِر ہوا تو آپ رَضِیَ اللہُ عنہ اُس دن روزہ دار تھے۔ مجھ کو دیکھ کر فرمایا: اے عبدُ اللہ بن سلام (رَضِیَ اللہُ عنہ)! میں نے آج رات تاجدارِ دوجہان، مدینے کے سُلطان صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کو اِس رَوشن دان میں دیکھا، بے مثال نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے اِنتہائی محبّت بھرے لہجے میں فرمایا: اے عثمان (رَضِیَ اللہُ عنہ)! ان لوگوں نے پانی بند کرکے تمہیں پیاس سے بے قرار کر دیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو فوراً ہی آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے ایک ڈَول میری طرف لٹکا دیا، جو پانی سے بھرا ہوا تھا، میں نے جی بھر کر پیا، اِس وَقت بھی اُس پانی کی ٹھنڈک اپنے سینے میں مَحْسُوس کر رہا ہوں۔ پھر حُضُورِ اکرم، سراپا جود و کرم صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اگر تمہاری خواہش ہو تو ان لوگوں کے مقابلے میں تمہاری اِمداد کروں اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس آکر روزہ اِفطار کرو! میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! آپ (صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم) کی خِدمت میں حاضِر ہو کر روزہ اِفطار کرنا مجھے زیادہ عزیز ہے۔ حضرت عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں اُس کے بعد رخصت ہو کر چلا آیا اور اُسی دِن باغیوں نے آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کو شہید کر دیا۔ [1]

---

1 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، جلد: 3، صفحہ: 74، حدیث: 109۔

امیرِ اہلِ سنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے کلام میں لکھتے ہیں:

رکھا محصُور اُن کو بند ان پر کر دیا پانی
شہادت حضرتِ عثمان کی بے شک ہے لاثانی[1]

مَدفن میں فِرشتوں کا ہُجُوم

روایت ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کا جنازۂ مُبارَک چند جاں نثار رات کی تاریکی میں اُٹھا کر جنّتُ الْبقیع پہنچے، ابھی قبر شریف کھود رہے تھے کہ اچانک سُواروں کی ایک بَہُت بڑی تعداد جنّتُ البقیع میں داخِل ہوئی ان کو دیکھ کر یہ حضرات خوفزدہ ہوگئے۔ سُواروں نے بلند آواز سے کہا: آپ حضرات بالکل مت ڈریئے ہم بھی ان کی تدفین میں شرکت کے لئے حاضِر ہوئے ہیں۔ یہ آواز سُن کر لوگوں کا خوف دُور ہوگیا اور اِطمینان کے ساتھ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی تدفین کی گئی۔ قبرِستان سے لَوٹ کر ان صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان نے قسم کھا کر لوگوں سے کہا کہ یقیناً یہ فِرشتوں کا گروہ تھا۔[2]

رُک جائیں مرے کام حسن ہو نہیں سکتا | فیضان مددگار ہے عثمانِ غنی کا[3]

گستاخ کا عبرتناک انجام

حضرت ابُوقِلابہ رَضِیَ اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ ملکِ شام میں تھا، ایک دِن میں نے ایک آواز سنی، کوئی پُکار رہا تھا: ہائے افسوس! میرے لئے جہنّم ہے، ہائے افسوس! میرے لئے جہنّم ہے، مجھے تعجب ہوا کہ آخر یہ کون ہے؟ جو اتنے یقین کے ساتھ

1...وسائلِ بخشش، صفحہ: 584۔
2...شواہد النبوۃ (مترجم)، صفحہ: 276۔
3...ذوقِ نعت، صفحہ: 81۔

کہہ رہاہے کہ میرے لئے جہنّم ہے۔ فرماتے ہیں: جس طرف سے آواز آرہی تھی، میں اُٹھ کر اس طرف گیا، وہاں میں نے ایک حیران کر دینے والا منظر دیکھا: ایک شخص ہے، جس کے دونوں ہاتھ بھی کٹے ہوئے ہیں، دونوں پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں، دونوں آنکھوں سے اندھا بھی ہے اور مُنہ کے بل زمین پر اَوندھا پڑا ہوا بار بار یہی کہہ رہاہے: ہائے افسوس! میرے لئے جہنّم ہے، ہائے افسوس! میرے لئے جہنّم ہے۔

میں نے اُس سے پوچھا: اے شخص! تو ایسا کیوں اور کس وجہ سے کہہ رہاہے؟ وہ پُراسرار شخص بولا: اے پوچھنے والے! میرا حال نہ پوچھ...!! افسوس! میں ان بد نصیبوں میں سے ہوں، جو مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کو شہید کرنے کے لئے آپ کے مکانِ عالی شان میں داخل ہوئے تھے، میں جب تلوار لے کر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کے قریب پہنچا تو آپ کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ عنہا مجھے زور زور سے ڈانٹنے لگیں، اُن کی ڈانٹ کی آواز سُن کر مجھے غصہ آیا، میں نے غصے میں بی بی صاحبہ کو مَعَاذَ الله! تھپڑ مار دیا، جب حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ نے یہ منظر دیکھا تو آپ نے میرے خِلاف 4 دعائیں کیں: (1): آپ نے فرمایا: اللہ پاک تیرے دونوں ہاتھ (2): دونوں پاؤں کاٹے (3): تجھے اندھا کرے اور (4): تجھے جہنّم میں ڈال دے۔

اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن کا پُر جلال چہرہ دیکھ کر اور اُن کی یہ دعا سن کر میرے بدن کا ایک ایک رُونگٹا کھڑا ہو گیا اور میں خوف سے کانپتا ہوا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ افسوس! اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی 4 دعاؤں میں سے 3 کی زد میں تَو آچکا ہوں، تم دیکھ ہی رہے ہو، میرے دونوں ہاتھ بھی کٹ چکے ہیں، میرے دونوں پاؤں بھی کٹ

چکے ہیں اور آنکھوں کی بینائی بھی جاچکی ہے، افسوس! صد کروڑ افسوس! اب صرف چوتھی دعا باقی ہے (یعنی میرا جہنّم میں داخل ہونا باقی رہ گیا ہے)۔[1] سنئے امیرِ اہلِ سنت کیا فرماتے ہیں:

خدا بھی اور نبی بھی، خود علی بھی، اس سے ہیں ناراض
عَدُو اُن کا اُٹھائے گا قیامت میں پریشانی
عَداوت اور کینہ اُن سے جو رکھتا ہے سینے میں
وہی بدبخت ہے، مَلْعُون ہے، مَرْدُود شیطانی
ہم اُن کی یاد کی دُھومیں مچائیں گے قیامت تک
پڑے ہو جائیں جل کر خاک سب اَعدائے عثمانی[2]

وضاحت: ❁ جو بدبخت حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کا دُشمن ہے، اس سے اللہ پاک بھی ناراض ہے، اس کے مَحْبُوب نبی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم بھی ناراض ہیں، مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ بھی ناراض ہیں ❁ ایسا جو بدبخت ہے وہ قیامت کے دِن سخت پریشانی میں پڑ جائے گا ❁ جس کے سینے میں عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی دشمنی ہو، وہ شخص لعنتی ہے ❁ رحمت سے دُھتکارا ہوا ہے ❁ شیطانی عادت والا ہے ❁ ہم عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عنہم تو قیامت تک ان کی عظمتوں کی دُھومیں مچائیں گے اگرچہ **دُشمنِ عثمان** جَل کر راکھ ہو جائیں۔

اللہ پاک ہمیں صحابہ و اَہلِ بیت کی سچّی پکّی محبّت نصیب فرمائے، ان پاک ہستیوں کی گستاخی و بے ادبی سے مَحْفُوظ فرمائے، کاش! عشقِ مصطفےٰ، محبّتِ آلِ مصطفےٰ، محبّتِ صحابہ و

---

1 ...الریاض النضرۃ، الجزء الثالث فی مناقب عثمان بن عفان، صفحہ:37۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:584و585۔

اَولیا میں جینا، اسی محبّت کے ساتھ قبر میں اُترنا، پھر اسی محبّت کے ساتھ قیامت کے دِن اُٹھنا نصیب ہو جائے۔

آل و اَصحابِ نبی سب بادشہ ہیں، بادشاہ	میں فقط ادنیٰ گدا اَصحاب و اَہلِ بیت کا
فضلِ رَبّ سے دوجہاں میں کامیابی پائے گا	دِل سے جو شیدا ہوا اَصحاب و اَہلِ بیت کا
جینا مرنا اُن کی اُلفت میں ہو یارَبّ! اور ہو	قرب جنّت میں عطا اَصحاب و اَہلِ بیت کا
یااِلٰہی! شکریہ عطّاؔر کو تُو نے کیا	شعر گو، مدحت سرا اَصحاب و اَہلِ بیت کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یومِ عثمانِ غنی منایئے!

پیارے اسلامی بھائیو! 18 ذوالحجہ کو مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کا یومِ شہادت ہے، گھر میں، آفس میں، دُکان پر جہاں ہو سکے، آپ کی یاد منایئے! آپ کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ شریف دِلوایئے! شِیْرِیْنی وغیرہ تقسیم فرمایئے! زہے نصیب! آپ کے ایصالِ ثواب کے لئے مختصر سی محفل کروالیجئے! گھر میں بھی اہتمام فرمایئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَت بَرَکَاتُہُم الْعَالِیَہ کا رسالہ ہے: **کراماتِ عثمانِ غنی**۔ سب اَہلِ خانہ کو جمع کر کے یہ رسالہ پڑھ کر سُنایئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک اپنے پیاروں کا صدقہ ہمیں نیک بنادے اور ہم سب نیکیوں کے پابند بنیں اور دوسروں کو نیکیوں کی طرف لانے والے بن جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: جس نے واجِب قربانی نہ کی، اب وہ صدقہ کرے۔

وضاحت: اگر قربانی واجِب ہونے کے باوجود قُربانی نہ کی اور قربانی کے دن گزر گئے تو اب قربانی نہیں کر سکتے۔ اب کیا کرنا ہے؟ اس کی دو صُورتیں بنیں گی: (1): اگر تو جانَور خرید چکے تھے، اب واجب ہے کہ اُسی جانور کو ذَبح کئے بغیر زِندہ ہی صدقہ کر دیجئے! (2): اور اگر جانور خریدا نہیں تھا، اب جانور کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا نَافِعُ (اے نفع دینے والے)

جو کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے یَا نَافِعُ 20 بار پڑھ لے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! وہ کام اس کی مرضی کے مطابِق ہو گا۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...دارالافتاء اہل سنت، فتویٰ نمبر: Web-99۔

2 ...مدنی پنج سورہ، صفحہ: 258۔